از عدالتِ عظمیٰ

سری لکھی برواہ ودیگراں

بنام

سری پدماکانتاکالیتاودیگراں

تاریخ فیصلہ:26فروری1996۔

[جی این رے اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

اویڈنس ایکٹ،1872دفعات63اور90۔

30سال پرانے دستاویزات- جعلی اور من گھڑت ہونے کا الزام-اس کی مصدقہ نقل تیار کرنا- صداقت کا مفروضہ-کا اطلاق- قرار پایا کہ: کسی نقل یا مصدقہ نقل پر اطلاق نہیں ہوتا، خواہ دستاویز کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو-جب تک کہ اصل کے ضائع ہونے یا تباہ ہونے کے ثبوت کے ذریعے اسے ثانوی ثبوت کے طور پر داخل کرنے کی بنیاد نہ رکھی گئی ہو اور اس کی نقل مناسب تحویل سے پیش کی گئی ہو-عدالت کو دفعہ 90 کے تحت مفروضہ دینے میں صوابدیدی اختیار ہے جب دستاویز پر مناسب عمل درآمد مشکوک تھا- دستاویز کے جعلی اور من گھڑت ہونے کے قطعی معاملے کے پیش نظر، اصل پیش کرنے کی ضرورت تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہان نے اس اعلامیہ کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ جائیداد متدعویہ کے جائز مالک ہیں اور اپیل گزاروں کو جائیداد متدعویہ سے بے دخل کر کے اس کی ملکیت کی وصولی کے لیے۔ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا لیکن اپیلٹ کورٹ نے پایا کہ بیع نامہ جعلی تھااور اس طرح کالعدم ہے۔عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کی طرف سے دائر اپیل کو خارج کر دیا۔عدالتِ عالیہ کے فیصلے سے نالاں ہو کر اپیل گزاروں نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ بیع نامہ ایک تصدیق شدہ دستاویز ہے اور اس کی مصدقہ نقل مقدمے کی کارروائی میں دائر کی گئی تھی؛ اور یہ کہ عدالتِ عالیہ نے غلطی کی کہ محض مصدقہ نقل داخل کرنے کی بنا پر شہادت ایکٹ 1872 کی دفعہ 90 کے تحت پیدا ہونے والے مفروضے کو تسلیم نہیں کیا۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ:1.1.ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 90 کے تحت مفروضہ کسی نقل یا مصدقہ نقل پر لاگو نہیں ہوتا ہے حالانکہ یہ تیس سال پرانی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر اصل کے ضائع ہونے یا تباہ ہونے کے ثبوت کے ذریعے ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 63 کے تحت ثانوی ثبوت کے داخلے کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور جو نقل تیس سال پرانی ہے اسے مناسب تحویل سے پیش کیا جاتا ہے، تو صرف دفعہ 90 کے تحت نقل کی تصدیق کرنے والے دستخط کو ہی حقیقی سمجھا جا سکتا ہے۔یہ عدالت کی صوابدید ہے کہ وہ کسی فریق کے حق میں اس طرح کا مفروضہ دینے سے انکار کرے، اگر دوسری صورت میں، زیر بحث دستاویز پر مناسب عمل درآمد پر شک کرنے کا موقع ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

سیتنایابنام سبر امنیا، اے آئی آر (1929) پی سی 115 اور بسنت بنام برج راج، اے آئی آر (1935) پی سی 115، منظور شدہ۔

کھیٹر بنام کھیٹر پال، آئی ایل آر 5 کلکتہ 886، نے خارج کر دیا۔

1.2. موجودہ مقدمے کے حقائق میں، ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 کے تحت مفروضہ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ مصدقہ نقل پر دستیاب نہیں تھا۔ جواب دہندگان کا قطعی معاملہ یہ تھا کہ اپیل گزاروں کے حق میں بیع نامہ جعلی اور من گھڑت دستاویز تھا۔ لہذا، اصل نقل پیش کرنے کی ضرورت تھی تاکہ جواب دہندگان کے ذریعہ مناسب عمل درآمد کے سوال کو فریقین کے ذریعہ چیلنج کیا جا سکے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3866، سال 1996۔

ایس اے نمبر 46، سال 1993 میں آسام عدالت عالیہ کے 17.12.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی کے گوسوامی، سی کے ساسی، کیلاش واس دیو اور مس ونیتا ساہنی۔

جواب دہندگان کے لیے اے کے گنگولی اور مس وی ڈی کھنہ۔

عدالت کا فیصلہ جی این رے جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ اپیل 17 دسمبر 1993 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جسے گوہاٹی کی عدالت عالیہ نے دوسری اپیل نمبر 46، سال 1993 میں منظور کیا تھا۔ مذکورہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے 29 مارچ 1993 کو اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری کے خلاف پیش کی گئی اپیل کو خارج کر دیا۔ اپیل بعنوان نمبر 7، سال 1992 میں سونیت پور نے 28 فروری 1992 کے فیصلے اور ڈگری کو الٹ دیا جو فاضل منصف نے منظور کیا تھا۔ دوسری عدالت، تیزپور نے حق دعویٰ نمبر 55، سال 1981 میں منظور کیا۔

شری پشپا کانتا کلیتا اور شری پدم کانتا کلیتا، یعنی مدعی نمبر 1 اور 2، نے مدعاعلیہان شریمتی الکون بروا، شری دکشی بروا، شری باسوبروا، شری پرکاش بروا، شری بابل بروا، شری جیون برواور شریمتی سونمل بروا کے خلاف تیزپور کی عدالت میں مقدمہ بعنوان نمبر 55، سال 1981 سے مقدمہ دائر کیا۔ مزید اعلان کہ تیزپور کا تصدیق شدہ بیع نامہ، سال 1950 جعلی، کالعدم اور غیر فعال تھا جہاں تک مدعی نمبر 1 کا تعلق ہے اور اس اعلامیے کے لیے بھی کہ مدعی نمبر 2 کا زمینوں پر صحیح حق اور مفاد تھا جیسا کہ مدعی نمبر 1 سے مذکورہ زمینوں کی خریداری کی وجہ سے مدعی کے شیڈول B میں بیان کیا گیا ہے۔ مدعاعلیہان کو مذکورہ زمینوں سے بے دخل کرنے کے بعد مدعی نمبر 2 کو مقدمے کی جائیداد متدعویہ کی ملکیت کی فراہمی کے ذریعے نتیجہ خیز راحت کی استدعا بھی کی گئی۔

مدعی کا معاملہ، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ تھا کہ ایک سمترا کالیتانی زمینوں کی واحد اور مطلق مالک تھی جس کی پیمائش تقریباً 7 بیگھا 3 کٹھا 12 لاچوں پر مشتمل تھی جو اولڈ ڈاگ نمبر 624، 790، 780، 796، 788، 816، 818 اور 986 کے تحت تھی جو آسام کے ضلع درانگ کے گاؤں ڈیکاسندر، موزہ بورپنگیا کے اولڈ پیریڈک پٹہ نمبر 239 سے متعلق تھی جس میں مذکورہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

زمینوں کے ایک حصے پر آبائی گھر تھا۔ مدعی نمبر 1 شری پشپا کانتا کلیتا 14 مارچ 1979 کو مذکورہ گاؤں ڈیکاسندر میں سمیترا کے ہاں پیدا ہوئے تھے لیکن مذکورہ سمیترا کلیتانی پشپا کانتا کی پیدائش کی تاریخ سے و تقریباً د ماہ کے اندر انتقال کر گئیں۔ پشپا کانتا کے والد تھلوک کا بھی تقریباً بر سوں بعد انتقال ہو گیا اور مدعی نمبر 1 پشپا کانتا کو اس کے بعد اس کی دادی (ماں کی ماں) کے پاس لایا گیا اور اس کی دیکھ بھال کی گئی۔ مرحوم جباری کالیتانی، مدعی نمبر 1 کے 8 اور 9 سال کی عمر تک مذکورہ آبائی گھر میں۔ اس کے بعد مذکورہ جباری کالیتانی کا بھی انتقال ہو گیا اور مدعی نمبر 1 یتیم ہو گیا اور اس کی اور اس کی مذکورہ بالا جائیدادوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا جس کا وہ اپنی ماں سمیترا کالیتانی کے مفاد میں مالک بن گیا۔ مدعی نمبر 1 کی بے بس حالت کا فائدہ اٹھانا۔ پشپا کانتا، ایک ہولی رام برواہ، چونکہ متوفی اور مدعا علیہ نمبر 1 کے شوہر نے مدعی نمبر 1 کو مدعی نمبر 1 کی جائیدادوں پر غلط طریقے سے قبضہ کرنے کے بدنیتی پر مبنی ارادے سے تشدد کرنا شروع کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک موقع پر مدعی نمبر 1 کو مذکورہ ہولی رام بروآ نے بے رحمی سے زدو کوب کیا، جس کے نتیجے میں پیٹھ اور کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئ اور اپنی جگہ سے ہٹ گئ، جس کی وجہ سے مدعی نمبر 1 جزوی طور پر معذور ہو گیا۔ مدعی نمبر 1 کو اس طرح کے تشدد کا نشانہ بنائے جانے کا علم ہونے پر اس کے ماموں شری کامیناتھ بورا مدعی نمبر 1 کو گاؤں مگاب، بورھم پور میں کامیناتھ کی رہائش گاہ پر لے آئے تاکہ مدعی نمبر 1 کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ مدعی نمبر 1 وہاں رہا جب تک کہ اس نے اکثریت میں شرکت نہیں کی اور کچھ اور سالوں تک بھی۔ اس کے بعد، اس نے گاؤں ہٹنگارام پور میں کچھ زمینیں حاصل کیں اور ایک مکان بنا کر اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مذکورہ گاؤں ہٹنگارام پور میں رہ رہا تھا۔ گاؤں ڈیکاسندر میں مدعی نمبر 1 کی زمینوں اور گھر کی دیکھ بھال اس کی مادری دادی شریمتی جباری کالیتانی نے اپنی موت تک کی اور اس کے بعد مدعی نمبر 1 کے چچا کامیناتھ بورا نے مدعی کے اکثریت حاصل کرنے تک کی۔ مدعی نمبر 1

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اکثریت حاصل کرنے کے بعد حقیقی جسمانی کنٹرول کا استعمال کرتے ہوئے ڈیکاسونگر میں پوری جائیداد کا انتظام اور مستفید ہو رہے تھے اور مدعی نمبر 1 کا نام بھی مذکورہ زمینوں کے سلسلے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

مدعی نمبر 1 نے اس کے بعد دعویٰ کے شیڈول B میں بیان کردہ 1 بیگھا 19 لیزز زمین، تصدیق شدہ بیع نامہ نمبر 1553، سال 1980 کے تحت، 3,000 روپے کے عوض شری پدما کانتا کلیتا، مدعی نمبر 2 کو فروخت اور منتقل کر دی اور مذکورہ زمین کا قبضہ مدعی نمبر 2 کے سپرد کر دیا، جو خریداری کے بعد سے اس پر قابض اور متصرف رہا ہے۔ مذکورہ پدم کانتا کلیتا نے اپنے ذریعے خریدی گئی زمینوں کے سلسلے میں اپنا نام تبدیل کروایا۔ شکایت میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ مدعا علیہان جو ہولی رام بروا کے وارث ہیں، چونکہ متوفی ہیں، ان کے مکانات جائداد متداعیہ کے قریب اور مذکورہ مدعا علیہان فطرتاً امید شکن کے حامل افراد تھے۔ متنازعہ زمینوں کے قریب رہنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، مذکورہ مدعا علیہان نے اپنے آدمیوں کی مدد سے غیر قانونی طور پر اور زبردستی 15 فروری 1981 کو شیڈول B کی زمینوں میں مبینہ املاک پر قبضہ کرنے کے مقصد سے دراندازی کی اور ایک عارضی مکان کی کچھ بھیٹی تیار کرنا شروع کر دی۔ اس طرح کی مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے مدعی نمبر 2 نے شکایت کی جس میں سے دفعہ 145 فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت کارروائی شروع کی گئی۔ مدعیوں کا یہ مزید معاملہ ہے کہ دفعہ 143 فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت مذکورہ کارروائی میں۔ یہ انکشاف ہوا کہ مدعا علیہ نمبر 4 نے فروری میں 1981 سٹلمنٹ آفیسر کے سامنے درخواست دائر کی تھی۔ درانگ، تیزپور میں شیڈول B اراضی کے سلسلے میں مدعی نمبر 2 کے نام کی انتقالِ ملکیت منسوخ کرنے کے لیے درخواست دی گئی، اور مدعا علیہ نمبر 4 نے بھی 11 فروری 1981 کو اپنے عرضی میں تصفیہ افسر کے سامنے درخواست دی کہ اس کے والد ہولی رام بروہا نے مذکورہ اراضی مدعی نمبر 1 سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

تصدیق شدہ بیع نامہ نمبر 76، سال 1950 کے ذریعے خریدی تھی، لہٰذا اس کے نام انتقال کیا جائے۔ اس کے بعد مدعی نے تلاشی لی اور 13 مارچ 1981 کو تیز پور کے ذیلی رجسٹری آفس سے فروخت کے مذکورہ مبینہ تصدیق شدہ دستاویز کی مصدقہ نقل حاصل کی اور مذکورہ مصدقہ نقل سے یہ بات سامنے آئی کہ مدعی نمبر 1 کے ذریعے ہولی رام بروواہ کے حق میں ایک مطلوبہ بیع نامہ پر عمل درآمد کیا گیا تھا جس کے ذریعے ہولی رام بروواہ کے حق میں مدعی کو شیڈول A میں بیان کردہ 2 بیگھا 2 کٹھا 6 لیز اراضی پہنچائی گئی تھی۔ مدعی نے کہا کہ مدعی نمبر 1 کی طرف سے مبینہ فروخت کی تاریخ، یعنی یکم جنوری 1950 کو ہولی رام بروواہ کے حق میں، مدعی نمبر 1 نابالغ تھا اور اس نے مذکورہ بیع نامہ یا ہولی رام بروواہ کے حق میں کسی دستاویز پر عمل درآمد نہیں کیا۔ لہذا مدعیوں نے دعوی کیا کہ تصدیق شدہ بیع نامہ نمبر 78، سال 1950 ایک جعلی، کالعدم دستاویز تھی جس کے ذریعے ہولی رام بروواہ یا ہولی رام بروواہ کے مفاد میں کسی جانشین کو کوئی حق نہیں دیا گیا تھا۔ چونکہ مدعاعلیہان کی طرف سے جائداد متداعیہ کا حق متنازعہ تھا، اس لیے مدعاعلیہان کو بے دخل کر کے ملکیت کے اعلان اور ملکیت کی بازیابی کے لیے مذکورہ مقدمہ مذکورہ مدعیوں کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔

مدعاعلیہان نے تحریری بیانات درج کر کے مذکورہ مقدمے کا مقابلہ کیا، اس دلیل کے ساتھ کہ مدعیوں کے پاس بنائے نالش نہیں ہے۔ مدعاعلیہان نے دعوی کیا کہ مدعی نمبر 1 نے ہولی رام کے حق میں مذکورہ تصدیق شدہ بیع نامہ پر عمل درآمد کیا اور اس کی طرف سے فروخت کی گئی زمینوں کا قبضہ مذکورہ ہولی رام کو پہنچایا اور بیع نامہ پر عمل درآمد کی تاریخ پر مدعی نمبر 1 نابالغ نہیں تھا بلکہ اس کی عمر تقریباً 25 سال تھی۔ مدعاعلیہان نے یہ بھی دعوی کیا کہ مدعی نمبر 2 کے حق میں بیع نامہ غلط ہے اور مدعی نمبر 1 جس کے پاس منتقلی کی تاریخ پر جائداد متداعیہ کا کوئی حق نہیں ہے وہ مدعی نمبر 2 کو شیڈول B کی زمینیں منتقل نہیں کر سکتا، مدعاعلیہان نے یہ بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دعوی کیا کہ 1950 میں ہولی رام بروواہ کی طرف سے مذکورہ خریداری کے بعد سے اس نے زمینوں پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے بعد مدعا علیہان مذکورہ زمینوں کے مالک تھے۔ مدعا علیہان نے اس بات سے بھی انکار کیا کہ مدعی کم عمری میں یتیم ہو گیا تھا اور ہولی رام بروواہ نے کبھی مدعی نمبر 1 پر تشدد کا کوئی عمل کیا تھا۔

فریقین کے مقدمے اور پیش کردہ شواہد پر غور کرنے کے بعد، 4 اپریل 1992 کے فیصلے کے ذریعے، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، منصف اس نتیجے پر پہنچے کہ یکم جنوری 1950 کا بیع نامہ، جسے مدعی نمبر 1 نے ہولی رام بروواہ کے حق میں انجام دیا تھا، ایک حقیقی دستاویز تھا اور بیع نامہ پر عمل درآمد کے وقت مدعی نمبر 1 بڑا تھا۔ اس طرح کے نتائج کے پیش نظر، فاضل منصف نے مؤقف اختیار کیا کہ مقدمے کی برقرار رکھنے کے لیے حد کے سوال کی جانچ پڑتال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ فاضل منصف نے کچھ دستاویزات کو قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا جو مدعی کی طرف سے مذکورہ مدعی نمبر 1 کی تاریخ پیدائش کو ثابت کرنے کے لیے دائر کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ فاضل منصف نے مذکورہ مقدمہ خارج کر دیا۔

مدعی نمبر 2، موجودہ جواب دہندگان کے موجودہ مفاد کے پیشرو، اس کے بعد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج، سونیت پور کی عدالت میں اپیل بعنوان نمبر 7، سال 1992 کو ترجیح دی۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج نے مدعی نمبر 1 کے حق میں 31 مارچ 1946 کو جاری کردہ اسکول سرٹیفکیٹ پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعی 1934 میں پیدا ہوا ہو گا اور 1950 میں ہولی رام بروواہ کے حق میں مذکورہ بیع نامہ پر بیع نامہ کی تاریخ پر مدعی نمبر 1 نابالغ تھا۔ فاضل جج اس نتیجے پر بھی پہنچے کہ بیع نامہ جسے مدعی نمبر 1 نے ہولی رام بروواہ کے حق میں انجام دیا تھا، جعلی، کالعدم تھا۔ فاضل منصف کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور مدعیوں کی طرف سے دائر کیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

مقدمے کو فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج نے منظور کر لیا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے گوہاٹی عدالت عالیہ کے سامنے سال 1993 میں دوسری اپیل نمبر 46 کو ترجیح دی اور 17 دسمبر 1993 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے اپیل کو خارج کر دیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر گوسوامی نے کہا ہے کہ مدعی نمبر 1 پشپا کانتا ہولی رام کے حق میں بیع نامہ کی تاریخ پر بالغ تھی۔ یہاں تک کہ اگر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج کے نتائج کہ پشپا کانتا مدعی نمبر 19341 میں پیدا ہوا تھا اور اس کے ذریعے ہولی رام کے حق میں بیع نامہ پر عمل درآمد کے وقت وہ نابالغ تھا، درست ہونے کو قبول کیا جاتا ہے، تو مذکورہ پشپا کانتا نے فروخت کے چند سالوں کے اندر اکثریت حاصل کر لی تھی۔ 1981 میں مدعیوں نے حقِ دعویٰ دائر کیا تھا۔ لہذا، اس طرح کے مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ حدود کا سوال مقدمے کی برقرار رکھنے کی جڑ پر اعتراض کرتا ہے۔ لہذا، کورس کا لازمی فرض تھا کہ وہ مقدمے کی دیکھ بھال کے سوال میں اس بات پر غور کرے کہ اسے حد سے روک دیا گیا ہے۔

مسٹر گوسوامی نے عرض کیا ہے کہ جب 1981 میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا تو مدعی نمبر 1 کے ذریعے 1950 میں ہولی رام کے حق میں بیع نامہ 30 سال سے زیادہ پرانی تھی۔ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 کے تحت پیدا ہونے والی اس طرح کی پرانی دستاویز پر درست عمل درآمد کا مفروضہ مدعا علیہان کے حق میں تھا۔ لہذا مدعی نمبر 1 کی طرف سے اس طرح کا کوئی عمل انجام نہیں دیا گیا تھا، مدعی دلیل کو قبول کیا جا سکتا ہے۔ ٹرائل کورٹ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا تھا کہ یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ بیع نامہ کو مدعی نمبر 1 نے انجام دیا تھا۔ ایک بار مدعی نمبر 1 کے ذریعہ اس طرح کی عمل درآمد کو قبول کرنے کے بعد، یہ ماننا ضروری ہے کہ مدعی نمبر 1 کو اس کے ذریعہ اس طرح کے عمل کو انجام دینے کی ضرورت تھی تاکہ حد کی مدت کے اندر مقدمہ دائر کر کے اس سے بچا جا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

سکے۔ مسٹر گوسوامی نے پیش کیا ہے کہ فروخت کا مذکورہ دستاویز ایک تصدیق شدہ دستاویز تھا اور اس کی مصدقہ نقل مقدمے میں دائر کی گئی تھی۔ انہوں نے عرض کیا ہے کہ عدالت عالیہ نے ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 سے بہتا ہوا مفروضہ صرف اس وجہ سے نہیں دیا کہ مصدقہ نقل دائر کی گئی تھی۔ اس لیے اس نے عرض کیا ہے کہ اپیل گزاروں کے ساتھ سنگین ناانصافی ہوئی ہے اور اس لیے اعتراض شدہ فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے کر اور مدعیوں کی طرف سے دائر مقدمے کو خارج کر کے اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر گنگولی نے تاہم مسٹر گوسوامی کے دلائل سے اختلاف کیا ہے۔ مسٹر گنگولی نے عرض کیا ہے کہ حدبندی کی درخواست کی کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ ہولی رام کے حق میں مدعی نمبر 1 کے ذریعے بیع نامہ ثابت نہیں ہوا ہے۔ مسٹر گنگولی نے پیش کیا ہے کہ متنازعہ بیع نامہ کی تحویل مدعاعلیہان کے پاس ہونی چاہیے، دستاویز کی مصدقہ نقل کے حوالے سے تیس سال پرانی ہونے کے مفروضے دستیاب نہیں ہیں۔اس معاملے میں مدعی نمبر 1 کے ذریعے عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ مدعی فروخت کے مذکورہ دستاویز کی من گھڑت اور جعل سازی کا معاملہ قائم کر سکتے تھے اگر اصل دستاویز پیش کی جاتی۔ مدعی نمبر 1 کے دستخط کے سلسلے میں جعل سازی کے بارے میں پتہ چلنے کے خطرے سے بچنے کے لیے۔ مدعاعلیہان نے جان بوجھ کر اصل بیع نامہ پیش نہیں کیا۔ اس لیے مسٹر گنگولی نے عرض کیا ہے کہ اس اپیل میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اور اسے قیمت کے ساتھ خارج کر دیا جانا چاہیے۔

فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد اور نچلی عدالتوں کے فیصلوں اور ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرنے کے بعد، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ پشپا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کانتا اپنی ماں کے غیر قانونی جانشینی کے ذریعے مقدمے میں جائیدادوں کا حق حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ مدعاعلیہان نے اس طرح کی حیثیت کا اعتراف کیا لیکن مدعاعلیہان کا معاملہ یہ ہے کہ پشپا کانتا نے 1950 میں بیع نامہ پر عمل درآمد کرکے مدعاعلیہان کے پیشرو ہولرام کے حق میں متنازعہ جائیداد میں اپنا حق اور دلچسپی ظاہر کی تھی۔ ہولی رام اور اس کے جانشینوں کے مفاد میں حق کا اس طرح کا دعوی اس بنیاد پر متنازعہ ہے کہ مدعی نمبر 1 پشپا کانتا مبینہ بیع نامہ کی تاریخ پر نابالغ تھا اور اس نے ہولی رام کے حق میں ایسا کوئی بیع نامہ نہیں کیا تھا اور ایسا عمل جعل سازی اور من گھڑت کا نتیجہ ہے۔

مذکورہ بالا حقائق میں، مدعاعلیہان کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت تھی کہ پشپا کانتا نے حقیقت میں بیع نامہ کو انجام دے کر حق حاصل کیا تھا جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا۔ بیع نامہ کو ہولی رام کے حق میں پشپا کانتا کی طرف سے مناسب گواہوں کی جانچ پڑتال کے ذریعے اس کے درست نفاذ یا غور کی ادائیگی کے بارے میں اہم شواہد سے ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ لیکن ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 کی مدد سے فروخت کے مذکورہ دستاویز پر بیع نامہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ چونکہ مبینہ بیع نامہ متعلقہ تاریخ کو تیس سال سے زیادہ پرانا تھا، اس لیے دفعہ 90 سے آنے والے اس کے مناسب نفاذ کے مفروضے پر انحصار کیا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 سے پیدا ہونے والے مفروضے کی بنیاد پر ہولی رام کے حق میں پشپا کانتا کے بیع نامہ پر بیع نامہ کا مقدمہ قبول کر لیا۔ لیکن فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج اور عدالت عالیہ نے بیع نامے کے درست انعقاد کے حق میں مفروضے کے دعوے کو اس بنیاد پر قبول نہیں کیا کہ دفعہ 90 سے حاصل ہونے والا مفروضہ دستیاب نہیں تھا کیونکہ اصل فروخت نامہ عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اگر بیع نامہ جس پر مدعاعلیہان اپنے حق کی بنیاد رکھتے ہیں ثابت نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہوتا ہے، تو متنازعہ فیصلے میں مداخلت کا کوئی موقع نہیں ہے۔اس لیے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ آیا دفعہ 90 سے آنے والا مفروضہ مدعاعلیہان کے لیے دستیاب تھا۔

ایویڈنس ایکٹ کے دفعہ 90 کا حوالہ دینا مناسب ہو گا جو یہاں ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

دفعہ 90 تیس سال پرانی دستاویزات کے بارے میں مفروضہ - جہاں کوئی دستاویز - جو تیس سال پرانی ہے یا ثابت ہوئی ہے، کسی بھی تحویل سے پیش کی جاتی ہے جسے عدالت خاص معاملے میں مناسب سمجھتی ہے، عدالت یہ فرض کر سکتی ہے کہ دستخط اور اس طرح کی دستاویز کا ہر دوسرا حصہ، جو کسی خاص شخص کی تحریر میں ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، اس شخص کی تحریر میں ہے، اور، کسی دستاویز کے عمل درآمد یا تصدیق شدہ ہونے کی صورت میں، کہ اسے اس شخص کے ذریعہ باضابطہ طور پر انجام دیا گیا تھا اور اس کی تصدیق کی گئی تھی جس کے ذریعہ اسے انجام دینے اور تصدیق کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔"

ایویڈنس ایکٹ کا دفعہ 90 ضرورت اور سہولت پر مبنی ہے کیونکہ تیس سال گزرنے کے بعد ہاتھ سے تحریر، دستخط یا پرانے دستاویزات پر عمل درآمد کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنا انتہائی مشکل اور بعض اوقات ممکن نہیں ہوتا ہے۔کسی پرانے دستاویز کے نفاذ کو ثابت کرنے کے لیے اس طرح کی مشکلات یا ناممکنات کو دور کرنے کے لیے۔ دفعہ 90 کو شواہد قانون میں شامل کیا گیا ہے، جو نجی دستاویزات کے ثبوت کے سخت اصول کو ختم کرتا ہے۔اگر زیر بحث دستاویزات مناسب تحویل سے پیش کی جائیں تو صداقت کا مفروضہ اٹھایا جا سکتا ہے۔تاہم، یہ عدالت کی صوابدید ہے کہ وہ دفعہ 90 سے آنے والے مفروضے کو قبول کرے۔ تاہم، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دفعہ 90 کے تحت عدالتی صوابدید کو من مانی طور پر استعمال کیا جانا چاہیے اور وجوہات سے آگاہ نہیں کیا جانا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

جہاں تک پرانے دستاویز کی نقل کے سلسلے میں ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 90 سے پیدا ہونے والے مفروضے کے اطلاق کا تعلق ہے، بھارتیہ عدالت کا ابتدائی فیصلہ 1880 میں کھیٹر بنام کھیٹر پال، آئی ایل آر 5 کلکتہ 886 میں کیا گیا تھا۔ بعد میں۔ مختلف عدالتِ عالیہان کے فیصلے میں دفعہ 90 کے تحت مفروضہ مصدقہ نقل پر بھی لاگو کیا گیا تھا۔ تاہم، حکام کے جائزے پر پریوی کونسل نے کھیتر میں دیے گئے فیصلے اور عدالت عالیہ کے دیگر فیصلوں کو قبول نہیں کیا، جہاں یہ مفروضہ بھی نقلوں کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا، جیسا کہ درست تھا۔ یہ اشارہ دیا گیا کہ دفعہ 90 کی واضح زبان کے پیش نظر دفعہ 90 کے تحت قانونی مفروضے کو لاگو کرنے کے لیے مخصوص دستاویز پیش صنعتی عمل ضروری ہو گا۔ اگر پیش کردہ دستاویز دفعہ 65 کے تحت ثانوی ثبوت کے طور پر تسلیم شدہ نقل تھی اور اسے مناسب تحویل سے پیش کیا گیا تھا اور تیس سال سے زیادہ پرانا تھا، تو نقل کی تصدیق صنعتی عمل والے دستخط کو حقیقی سمجھا جا سکتا ہے؛ لیکن نقل کی پیش کش دفعہ 90 کے تحت اصل پر مناسب عمل درآمد کے مفروضے کو درست ثابت صنعتی عمل کے لیے کافی نہیں تھی۔ اس سلسلے میں، سیتنایا بنام سبرامنیا، 56 آئی اے 146 کے فیصلوں کا حوالہ دیا جا سکتا ہے: اے آئی آر 1929 پی سی 115 اور بسنت بنام برج راج، اے آئی آر 1935 پی سی 115۔ پریوی کونسل کے ان فیصلوں کے پیش نظر، عدالتِ عالیہان کے بعد کے فیصلوں میں، کسی پرانے دستاویز کی نقل یا مصدقہ نقل پر دفعہ 90 کے تحت مفروضے کے اطلاق کو خارج کرتے ہوئے، مختلف عدالتِ عالیہان کی طرف سے مستقل طور پر یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ نقل یا مصدقہ نقل پیش صنعتی عمل دفعہ 90 کے تحت مفروضے کو نہیں بڑھاتا ہے۔

مذکورہ پریوی کونسل کے فیصلوں کے بعد مختلف عدالتِ عالیہان کے بعد کے فیصلوں کے بعد یہ مؤقف ہے کہ دفعہ 90 کے تحت مفروضہ کسی نقل یا مصدقہ نقل پر لاگو نہیں ہوتا ہے حالانکہ وہ تیس سال پرانی ہے۔ لیکن اگر اصل کے ضائع ہونے یا تباہ ہونے کے ثبوت کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے شواہد ایکٹ کی دفعہ 65 کے تحت ثانوی ثبوت کے داخلے کے لیے بنیاد رکھی جاتی ہے اور جو نقل تیس سال پرانی ہے اسے مناسب تحویل سے پیش کیا جاتا ہے، تو صرف دفعہ 90 کے تحت نقل کی تصدیق کرنے والے دستخط کو ہی حقیقی سمجھا جا سکتا ہے۔

اس مقدمے کے حقائق میں، مدعا علیہان کی طرف سے پیش کردہ مصدقہ نقل پر دفعہ 90 کے تحت مفروضہ دستیاب نہیں تھا اور ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ مدعا علیہان کے حق میں اس طرح کا مفروضہ دینے سے انکار کرنا جائز ہے۔ ہم یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ یہ عدالت کی صوابدید ہے کہ وہ کسی فریق کے حق میں اس طرح کا مفروضہ دینے سے انکار کرے، اگر بصورت دیگر، زیر بحث دستاویز پر مناسب عمل درآمد پر شک کرنے کا موقع ہے۔ مدعی کا قطعی مقدمہ یہ تھا کہ ہولی رام کے حق میں بیع نامہ جعلی اور من گھڑت دستاویز تھا۔ مذکورہ بالا حقائق میں، اصل نقل پیش کرنے کی ضرورت تھی تا کہ مدعی نمبر 1 کے ذریعے مناسب عمل درآمد کے سوال کو فریقین کے ذریعے چیلنج کیا جا سکے۔

مذکورہ بالا حقائق میں، اس اپیل میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے اور اپیل کو قیمت کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document